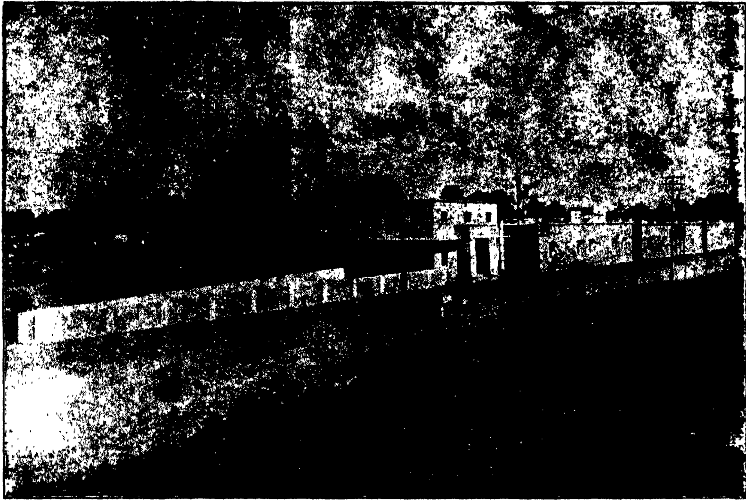
رسالہ ترک مسکرات

جلد ۹ ماہ آبان سنہ ۱۳۵۴ ف نمبر ۱۲



صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ایس۔ آراوامدو اینگار صدر المہام طبابت وغیرہ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او۔بی۔ای

ریورنڈ ایف۔ سی۔ سیاکٹ

جناب نواب یٰسین جنگ بہادر

جناب سی۔ سی۔ پال صاحب او۔بی۔ای

جناب چیف جسٹس راجہ بہادر بشیشور ناتھ

جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ۹ نمبر ۱۲

ماہ آبان ۱۳۵۴ف

سنہری باتیں

(۱) ماں کی آغوش بچوں کیلئے پہلی درسگاہ ہے۔ اس لئے عورتوں کی تہذیب و شائستگی اور نیکی قوموں کے عروج کی باعث ہے — اور عورتوں کی اخلاقی کمزوری یا ——— ان کا تمباکو نوشی یا مے نوشی میں مبتلا ہونا قوموں کے انحطاط کی نشانی ہے۔

[ترجمہ مریم صاحبہ؟] (نفیس)

(۲) مجھے قدامت پسند کہنے سے میں برا نہیں مانتی۔ میری دختر زندگی بھر شراب نوشوں کی محفل میں نہیں گئی۔ مجھے ان لوگوں پر اعتماد نہیں ہے۔ وہ تعداد میں بہت ہیں اور ان سے لڑکیوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا۔

(مسز لوییس لیس)

مضر اثرات

ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ ورزش کرنے سے انسان صحت کو تندرست رکھ سکتا ہے لیکن یہاں پر ایک چیز اور بتا دینی ضروری ہے وہ یہ کہ انسان۔ تمباکو۔ شراب اور اسی قسم کی دوسری مضر صحت چیزوں کی عادت نہ ڈالے۔ بدقسمتی سے آجکل ان چیزوں کی عادت بہت پھیل گئی ہے۔ اس لئے مناسب ہوگا کہ ان کے متعلق بھی کچھ عرض کیا جائے۔

تمباکو پینا صحت کے لئے بے حد مضر ہے۔ چنانچہ تمباکو نہ پینے والے تمباکو پینے والوں سے زیادہ طاقت ور اور تندرست ہوتے ہیں۔ اور ان کی عمر بھی زیادہ ہوتی ہے۔

خشک تمباکو کے پتوں کے ہر سو (۱۰۰) اونس میں دو اونس نہایت زہریلا مادہ ہوتا ہے جس کو نکوٹین کہتے ہیں۔ یہ سنکھیا سے بھی زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی کر سکتے ہیں کہ اگر اس کا ایک قطرہ کسی خرگوش کے جسم میں داخل کیا جائے تو وہ مر جائے گا۔ اسی طرح اگر کتے اور بلی کے زبان پر اس کے دو قطرے ڈال دئے جائیں تو ان کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوں گے صرف تمباکو کھا لینے سے اکثر اوقات لوگ مر گئے ہیں۔ چین میں بعض اوقات لوگ حقے کے پانی کو پی کر خودکشی کر لیتے ہیں۔ کیونکہ اس پانی کے اندر نکوٹین (زہر) ہوتا ہے۔ اس لئے تمباکو کا استعمال خواہ وہ حقے کی شکل میں ہو یا سگریٹ یا سگار کی سخت مضر ہے اور نہ صرف یہی کہ تمباکو پینا بھی سخت نقصان دہ ہے بلکہ تمباکو کھانا یا ناس لینا بھی اتنا ہی برا ہے۔

تمباکو دماغ اور رگوں کو (جن کو سائنس کی زبان میں اعصاب کہتے ہیں)

انجام مئے نوشی

(از ایک کرم فرما)

خدا کا قول ہے کہ (عیسائیوں کے عقیدہ کے لحاظ سے) انسان کا جسم خدا کا ایک متبرک مندر ہے یہ کوئی مصنوعی چیز نہیں ہے اگر کوئی شخص اس متبرک مندر کو اپنی بداعمالیوں کی بنا پر برباد کر دیتا ہے تو خدا خود اوس کے وجود کو پوری طرح سے برباد کر دیتا ہے۔ آؤ اب ہم آپ لوگوں کو ایک ایسے زندگی کا حال سناتے ہیں جو عادت شیطان الشراب کی وجہہ سے خدا کے اس متبرک مندر کو برباد کیا اوس کے نتیجہ کے طور پر اوس کا سارا خاندان تباہ و برباد ہو گیا۔

ست نارائن کملا پور کا باشندہ تھا۔ وہ گریجویٹ ہو کر پولیس کا مہتمم بن گیا تھا۔ یہ ایک نیک سیرت انسان تھا۔ ملازمت اختیار کرنے سے پہلے وہ ایک معمولی شخص تھا۔ جوں ہی ملازمت میں قدم رکھا اس کے زندگی کا معیار ایک دم بڑھ گیا۔ اس کی عزت سارے گاؤں میں ہونے لگی تھی۔ آمدنی خاصی تھی لیکن گھر میں اکیلا تھا کیونکہ والدین کو مر کر عرصہ گزر چکا تھا۔ اس کے اس بڑھتے ہوئے حالت کو دیکھ کر ایک کرنل صاحب نے اپنی لڑکی سوشیلا کو بیاہ دینا چاہا۔ ست نارائن بھی گھر بسانے کی فکر میں تھا۔ اس طرح ایک اچھے دن ست نارائن اور سوشیلا کی شادی ہو گئی۔

سوشیلا تھوڑا بہت پڑھنا لکھنا جانتی تھی اور حسین بھی تھی۔ ست نارائن تو تعلیم یافتہ اور باعزت (پہلے ہی سے) تھا۔ ان دونوں میں محبت کی بیل دن بدن بڑھتی گئی اور پیچیدہ تر ہوتی گئی۔ ان کی تو زندگی خوشی میں گزر رہی تھی۔

دو سال کے بعد ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو ان کی خوشی اور مسرت میں کئی گنا اضافہ کا باعث ہوا۔ اس وقت ان لوگوں کو وہ تمام چیزیں میسر تھیں جو ایک خوش باش خاندان کے لئے ضروری تھیں کہا نا تھا۔ عزت تھی خدا نے کھیلنے کے لئے ایک کھلونہ بھی دیا تھا۔ ان تمام چیزوں کے ساتھ یہ خاندان خوشی کے دن کاٹ رہا تھا۔

ان (خوشیوں کے) تمام پھولوں کے درمیان ایک سانپ سویا ہوا تھا جو ان کو برباد کر کے ہی نکلا۔ وہ یہ کہ سوشیلا کے والد ایک اعلیٰ خاندانی ہونے پر بھی شراب خانہ خراب کے عادی تھے۔ یہ عادت سوشیلا کو ورثہ میں ملی تھی۔ ست نارائن چونکہ تعلیم یافتہ اور نیک مزاج شخص تھا۔ اس کے خلاف پیروی کرتا تھا مگر اپنے گھر کے حال سے ناآشنا تھا۔ اس کے حالت سے واقف ہو کر اس کی بیوی اس چیز کو اوس سے چھپائے رکھی تھی۔ یہ چیز اوس کے سارے صحت کو برباد کر چکی تھی۔ حتیٰ کہ اوس کے اولاد پر بھی اثر کی وہ اس طرح کہ ان کا لڑکا پیدائش سے کبھی خوشی سے نہ تھا۔ پیدا ہونے کی ساعت سے وہ برابر بیمار تھا کیونکہ شراب کا زہریلا اثر اوس کے جسم میں پوری طرح پھیل گیا تھا۔ ست نارائن کا دل تمام خوشیوں کے باوجود بیٹے کی وجہ سے اچاٹ رہتا تھا۔ اس کی بیماری اوس کو خود بیماری میں متبدل کر رہی تھی۔ اس نے بیٹے کا علاج سنیاسی۔ وید۔ ڈاکٹر۔ سب ہی سے کرا رہا تھا۔ مگر کوئی کم نہ کر سکتا تھا۔ اس طرح سے بچے کے بیماری کی مایوسی اون کے سارے خوشیوں پر پانی پھیر دیتی تھی۔ بچہ کی حالت دو سال ہونے تک ابتر ہو گئی اور اوس کی زندگی کا بھروسہ نہ رہا۔

اس اثناء میں انگلستان کی ایک لیڈی ڈاکٹر اس گاؤں کو آئی ہوئی تھی ست نارائن چونکہ پولیس مہتمم تھا اوس سے معلوم ہوا کہ یہ ڈاکٹر صاحبہ بچوں کے علاج میں خاص مہارت رکھتی ہیں تو انہوں نے اون کو بلا بھیجا۔ اور اپنے بچے کو بتلایا۔ لیڈی ڈاکٹر کو ہدایت کی کہ کسی طرح سے بچے کو بچایا جائے۔

لیڈی ڈاکٹر نے بچے کو بخوبی معائنہ کیا اور متعجب ہوئی کہ بچے کا سارا جسم

زہریلا ہوگیا ہے اس کی کیا وجہ ہے نہ پہچان سکی ۔ اور اوس روز خاموش چلی گئی ۔ دوسرے دن پھر معائنہ کی غرض سے پہنچی اور معائنہ کی اس مرتبہ اوسکو ایک مشاہدہ ہوا وہ یہ کہ بچے کی سوئی ہوئی پلنگ کے بازو ایک بوتل رکھی ہوئی تھی ۔ لیڈی ڈاکٹر نے دایہ سے جو قریب میں کھڑی تھی پوچھ کر معلوم کر لیا کہ وہ شراب کی بوتل ہے ۔ اس کے لانے کی وجہہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بچہ اس کا عادی (پیدائش سے) ہے وہ اس کے بغیر کھانا ہی نہیں کھاتا اوس کے کھانے میں شراب ملانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ یعنی سوشیلا نہ صرف اپنے ہی کو اس کا شکار نہیں بنایا ۔ بلکہ اپنے معصوم بچے کو بھی اس کا من پھانس دیا تھا ۔ اس سے ڈاکٹر صاحبہ کو زہر کی وجہ معلوم ہوگئی ۔ اوس وقت اوس کو ایک دم سوشیلا پر اور اوس کے جان بوجھ کر کرنے والے بیوقوفی پر اتنا غصہ آیا کہ جس کی کوئی حد نہ تھی ۔ اوس نے اپنے دل میں کہا کہ لوگ تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے بھی ان پڑھ سے زیادہ بیوقوفی کرتے ہیں ۔ دایا کو آیندہ سے شراب کے استعمال کی ممانعت کی اور بچے کی تیمارداری کے لئے خود اپنے ہاں سے ایک نرس کو بھیجی دایا نے لیڈی ڈاکٹر کے کہے ہوئے سارے باتیں سوشیلا کو معلوم کیا تو سوشیلا بہت غصہ ہوئی ۔ اور لیڈی ڈاکٹر سے کہا کہ وہ شراب کی خوبیوں کو نہیں جانتیں جیسے کہ کوئی اناڑی کہتا ہے اور کہی کہ وہ بچے کو بچانا تو کجا مار ڈالے گی ۔ لیڈی ڈاکٹر نے کہا وہ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتی مہتمم صاحب کے بلانے پر آئی ۔ اور انھوں نے ان کو اجازت دی ہے کہ وہ جو چاہے طرز عمل اختیار کرے ۔

لیڈی ڈاکٹر دوسرے دن مہتمم صاحب سے ملی تو انھوں نے بچے کی خیریت دریافت کیا ۔ جس پر لیڈی ڈاکٹر نے بچے کی حالت بہت خطرناک بتلایا اور اس کے کارن خود بچے کی ماں کے شراب پینے پلانے کی عادت کو بتلائی ۔ اوس کو سن کر مہتمم صاحب متعجب ہوئے اور اس پر یقین نہیں لایا بعد میں ڈاکٹر صاحبہ نے ان کو اپنے مشاہدہ اور دایا کی باتیں کہہ سنائیں اور یقین دلایا اور آیندہ احتیاط کرنے کیلئے مشورہ دیا ۔

مہتمم صاحب جب اپنی بیوی سے ان باتوں کا ذکر کئے تو صحیح نکلا۔ جس سے وہ آگ بگولہ ہوئے مگر کر ہی کیا سکتے تھے . . . . . ایک تو بیوی کو پینے سے منع کیا۔ نوکروں کو لانے سے روکا اور دوکاندار کو نہ دینے کے لئے ہدایت کیا۔ سوشیلا چونکہ اس کی عادی بچپن سے تھی اس لئے اس کو بہت کٹھن معلوم ہوا۔ شوہر سے خواہش کی کہ اوسے منع نہ کرے۔ بچے کی حالت کو دیکھ کر اوس نے اس کی ایک نہ مانی۔ بچہ چونکہ شراب کے زہر سے متاثر ہو چکا تھا نہ بچ سکا۔ سوشیلا بھی شراب کے لئے تڑپ رہی تھی۔ اس سے اس کی زندگی وبال جان ہوگئی تھی۔ شراب نے اب تک ہی اس کا کام تمام کر دیا تھا مگر پھر بھی اس پر جان دیتی تھی لیکن شوہر کے حکم پر مجبور تھی۔

بچہ دن بدن ابتر ہوتا گیا۔ آخر کار مرگیا۔ اس کی خبر جب مہتمم صاحب کو ہوئی تو ان کا رہا سہا امید کا سہارا ختم ہوگیا۔ بیٹے کی جدائی کا ایسا رنج ہوا کہ اس رنج کی انتہا نے بیوی کی شراب کے لئے تڑپ پر کوئی توجہ نہیں دی۔ سوشیلا آخر کار اپنے عادت سے مجبور ہو کر خودکشی کر لی۔

اسی طرح مہتمم صاحب کی بیوی اور بچے شراب کے شکار ہوگئے یعنی شراب اس کے سارے گھر کو اجاڑ دی۔

پیارے بھائیو!! اوپر کے قصہ سے آپ لوگوں کو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ مہتمم صاحب شراب کے عادی نہ تھے صرف غلطی اتنی تھی کہ بیوی کے شراب نوشی سے بے خبر تھے یہ ان کی لاپروائی تھی چاہے وہ کچھ ہی ہو اون کے خاندان کا بڑھتا ہوا پودا شراب کی تلوار سے کٹ گیا۔ اس لئے پیارے بھائیوں سنو شراب ایسی چیز ہے یہ نہ صرف صحت کو برباد کرتی ہے بلکہ زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہے اس مضمون کے ابتدا میں ہم نے لکھا ہے کہ انسان کا جسم خدا کا متبرک مندر ہے جو اسکو برباد کرتا وہ خود برباد ہو جاتا ہے۔ اوسی طرح سوشیلا نے شراب کی عادت سے اپنے اور اپنے بچے کی صحت وعافیت کو برباد کر ڈالا نتیجتاً ان دونوں کو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اس لیئے پیارے بھائیوں ہم کو اس پھندے میں نہیں پھنسنا چاہیئے۔ ورنہ دنیا کے رہنگے اور نہ دین کے۔

نشہ بازی

آندھرا کانفرنس ملک سرکار عالی (ضلع حیدرآباد) کی پہلی کانفرنس جو سکندرآباد میں بتواریخ ۱۶ و ۱۷ ار جون ۱۹۴۵ء بصدارت جناب ماڑپاٹی رام چندر راؤ صاحب بی اے ال ال بی منعقد ہوئی تھی۔ استعمال مسکرات کے بارے میں حسب ذیل تحریک منظور ہوئی ہے۔

اس جلسہ کی خواہش ہے کہ حکومت سرکار عالی اور سکندرآباد کنٹونمنٹ حسب ذیل ایام میں سیندھی۔ شراب۔ جیسے نشیات کے فروخت کو مسدود کرے تاکہ بعض مذاہب کے تقاریب کے موقع پر عوام میں اتفاق و ہم آہنگی پیدا ہوسکے اور فرقہ وارانہ فسادات کا سدباب ہوسکے اور رعایا کی گاڑھی کمائی استعمال مسکرات جیسے فضول خرچی کے نذر نہ ہونے پائے۔

ہولی دو یوم۔ مہانکالی جاترا دو یوم۔ دسہرہ ایک یوم۔ دیوالی ایک یوم ۱۲۔ ربیع الاول ایک یوم۔ ۹ و ۱۰ ار محرم دو یوم۔ یکم شوال و بروز عید الفطر ایک یوم۔ ۱۰ ار ویں ذیحجۃ الحرام بروز بقرعید ایک یوم۔ کرسمس الیو اور کرسمس دو یوم۔

بچوں کی

گلاب

از محمد عبد الحفیظ صاحب انصاری

گلاب سب پھولوں کا سرتاج ہے۔ اوس کی خوشبو اوس کی خوبصورتی دونوں ملکر دنیا کے بڑے بڑے دولت مندترین دلوں کو مسرور کرتے ہیں اور باوجود اس کے کہ گلاب کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں لیکن چونکہ حقیقت اور اصلیت اگر ایک طرف دلوں کو مسرور و محظوظ کرنے والی ہوتی ہے تو دوسری طرف جاذب نظر بھی۔ یہی وجہ ہے کہ کانٹوں کی پروا نہ کرکے اس قدر مسرور کن پھول کو حاصل کرنے کی ہر ایک خواہش کرتا ہے اور جب وہ پالیتا ہے تو نہ صرف اوس کا دل و دماغ معطر ہو جاتا ہے بلکہ اوس کے نزدیک سے دوسرے بھی خوشبو حاصل کرتے ہیں۔ برخلاف ازیں ایسے پھول جو دیکھنے میں تو گلاب سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں لیکن خوشبو میں وہ گلاب کی ہمسری نہیں کرسکتے یا بالفاظ دیگر اون کی اصلیت و حقیقت گلاب جیسی نہیں ہوتی بلکہ وہ بظاہر خوبصورت دکھلائی دیتے ہیں حقیقت میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اون کی مانگ نہ صرف خاص لوگوں میں نہیں ہوتی ہے بلکہ عوام بھی اونکی طرف چاہت یا کشش نہیں رکھتے یہی حال زندگی میں ہر فرد بشر کا ہے۔ آپ غور کیجئے دنیا میں کتنے ہی ظاہرہ شان و شوکت والے ہوں اگر حقیقت میں کوئی خوبی اون میں نہیں پائی جاتی تو کوئی بھی اون کا خیال تک نہیں کرتا بلکہ اونکی ظاہر داری پر نکتہ چینی ہونے لگتی ہے۔ اس لئے ہر طالب علم یا ہر چھوٹے بڑے ادمی کا یہ فرض ہے کہ وہ محض ظاہرہ ٹیپ ٹاپ شان و شوکت پر نہ اترانے لگے بلکہ اونکو چاہیے

(بہ صفحہ ۱۲)

دنیا

شراب کے نقصانات

از ویلدرتی مرلی دھر راؤ متعلم ہفتم مدرسہ فوقانیہ میدک

دنیا جانتی ہے کہ شراب یا الکحل ایک نہایت نقصان دہ چیز ہے اس کے استعمال سے انسان کی تندرستی خراب ہو کر وہ دنیا میں کسی کام کا نہیں رہتا۔ بہت سال پہلے فرانسیسوں نے اس بات کو محسوس کیا کہ آخر یہ بات کیا ہے کہ فرانس میں ہر سال لوگوں کی تعداد بڑھنے کے بجائے گھٹتی جاتی ہے اور ہر سال جتنے لوگ پیدا ہوتے ہیں اس سے زیادہ مرجاتے ہیں اس کو معلوم کرنے کے لئے ان لوگوں نے بہت کوشش کی اور آخر میں وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ موت کے دوسرے اسباب کے سوا ایک سبب شراب نوشی کی بری عادت ہے۔

شراب پینے والے کا دل اپنے کام کاج میں نہیں لگتا اس کے دل میں چوری کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے وہ چوری کرنے لگتا ہے اور دوسروں کو لوٹنے کی فکر میں پڑکر ایک عادی مجرم بن جاتا ہے۔ شراب نوشی سے صرف اتنا ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کو طرح طرح کی بیماریاں مثلاً دل کی حرکت بند ہوجانا معدہ، جگر اور گردوں میں حرارت کا زیادہ ہونا اس کے علاوہ تپ دق، نمونیا، پاگل پن وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ الکحل جس کو عام زبان میں شراب کہتے ہیں شراب ایک نہایت طاقتور زہر ہے اگر کسی شرابی سے کہا جائے کہ وہ زہر پی رہا ہے تو وہ کبھی نہ مانیگا لیکن اس کو ثابت کرنے کے بہت سے طریقے ہیں مثلاً ایک انڈے کی سفیدی الکحل میں رکھی جائے وہ فوراً دہی کی طرح ہو کر اس طرح سفید ہوجاتی ہے۔ جیسے اسے گرم کئے ہوئے پانی میں ابالا

گیا ہو۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ آدمی کے جسم میں جو اعضا مثلاً معدہ، دل، جگر، گردے اور عضلات وغیرہ پائے جاتے ہیں وہ سب اسی مادے سے بنے ہوئے ہیں جس مادے سے انڈے کی سفیدی بنی ہے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ الکحل ان اعضاء پر بھی ایسا ہی اثر ڈالے گا جیسا کہ انڈے کی سفیدی پر۔

شراب پینے والوں کو نہ تو اچھے برے الفاظ کی پہچان ہوتی ہے نہ وہ انکے استعمال کا موقع اور محل دیکھتے ہیں عام طور پر وہ نہایت بیہودہ بکواس اور گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں اور ایسی ناشائستہ حرکتیں کر بیٹھتے ہیں کہ لوگ ان کو نفرت سے دیکھا کرتے ہیں۔

شراب پینے سے اتنا ہی نہیں ہوتا بلکہ اس سے دماغ پر اثر پڑکر دیوانگی اور پاگل پن میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بہت سی تکلیفیں جھیلنے پڑتے ہیں۔ اگر کبھی میں ایسے منظر کو دیکھتا ہوں تو بہت پریشان ہوتا ہوں بس میں اپنی پریشانی کو دور کرنے کے لئے سب لوگوں سے یہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ شراب پینا بالکل چھوڑ دیا جائے اگرچہ یہ عادت بہت مشکل سے چھوٹتی ہے لیکن انسان مضبوط ارادہ کرے تو جلد از جلد یا بند ہو جائیگا۔

اگر ہم ان تمام بری عادتوں کو چھوڑ دینگے تو ہم شراب نوشی سے پرہیز کرکر ہمیشہ آرام کے ساتھ زندگی بسر کرینگے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۰)

وہ ذاتی قابلیت سے لوگوں کے دلوں کو اسی طرح موہ لینے کی کوشش کریں جس طرح گلاب۔۔۔۔۔

اچھے لباس پہنکر اپنے ذاتی عیوب کو چھپانے کی کوشش کرنا بھی فضول ہے جبکہ اصلیت ان ظاہر داریوں کو چاک کر کے منظر عام پر آجاتی ہے اس لئے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ نئی پود کی تربیت اور اچھی تعلیم دلوانے کا خیال رکھیں۔ اگر اچھی تربیت نہ ہو تو تعلیم محض ملمع کاری کا نام ہوگا جب ملمع نکل جائیگا تو اصلیت عیاں رہے گی

اور جب اصلیت میں وزن ہوگا تو یاد رہے کوئی قوت بھی گمراہ نہیں کر سکتی۔ یہی کامیابی کی کلید ہے۔ ہر روز پڑھیے غور فرمائیے۔

معاونین رسالہ سے اظہار شکر گزاری

ان سب محترم معاونین رسالہ ترک مسکرات کے ہم ممنون ہیں کہ جن ارباب کمال نے آیندہ سال بھر کے لئے رسالہ کی خریداری قبول فرماکر تحریک صدر انجمن کے ساتھ عملی ہمدردی اور اشتراک عمل کا ثبوت دیا۔ ان معاونین کے اسماء گرامی بغرض اظہار شکریہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) عالیجناب نواب کاظم یار جنگ بہادر صدر المہام پیشی خداوندی
(۲) " " خان بہادر احمد نواز جنگ بہادر
(۳) " اول تعلقدار صاحب ناندیڑ
(۴) " نواب دوست محمد خان صاحب جاگیردار
(۵) " راؤ بہادر بی۔ کے۔ بادامی صاحب سابق ناظم سررشتہ علاج حیوانات
(۶) جناب ڈاکٹر سیتا رام نائیڈو صاحب سیول سرجن ضلع کریم نگر
(۷) " مولوی غلام مرتضیٰ صاحب سابق مددگار کوتوال بلدہ
(۸) " تحصیلدار صاحب کاماریڈی
(۹) " منصف صاحب سدی پیٹھ
(۱۰) " " " شور اپور ضلع گلبرگہ
(۱۱) " " کشٹگی
(۱۲) " تحصیلدار صاحب تعلقہ مومن آباد
(۱۳) " " " " " شاہ پور ضلع گلبرگہ شریف
(۱۴) " " حضور آباد
(۱۵) " منصف صاحب یاڈوہ

(۱۶) جناب منصف صاحب تعلقہ سندھنور ضلع رائچور
(۱۷) ″ مولوی انیس الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ جونا بازار ضلع بیڑ
(۱۸) ″ قمر علی صاحب ″ تعلقہ پیٹن ″ اورنگ آباد
(۱۹) ″ ایرم راجیا صاحب ساہوجنرل بازار سکندرآباد
(۲۰) ″ کاشی لنگا شنکر یا صاحب ساہوجنرل بازار سکندرآباد دکن
(۲۱) ″ آدی چن بسیا صاحب ساہو۔ ٹیہ خانہ دیودرگ
(۲۲) ″ ونکٹ راؤ صاحب مدرس مدرسہ تحتانیہ گوگی تعلقہ شاہ پور ضلع گلبرگہ
(۲۳) ″ ویربھدر یا صاحب ٹیہ خانہ ہٹمری تعلقہ مانوی ضلع رائچور
(۲۴) ″ سیتا چاری صاحب پٹواری ٹیہ خانہ بل کھٹکی تعلقہ مانوی ضلع رائچور
(۲۵) ″ گوبند راؤ صاحب دیسائی ٹیہ خانہ جالہلی تعلقہ دیودرگ
(۲۶) ″ محمد شرف الدین صاحب سیکل ریپیرر۔ سداسیوپیٹھ۔ ضلع میدک
(۲۷) ″ ونکٹ راؤ صاحب نارگوڑہ ٹیہ خانہ جولگرہ۔ تعلقہ سندھنور
(۲۸) ″ بس۔ کشٹا چاری صاحب زمیندار موضع کرٹپلی ٹیہ خانہ چنتاپلی ضلع نلگنڈہ

مکرر ہم ہمارے معزز معاونین سے اظہار شکر گزاری کے ساتھ متمنی ہیں کہ اس تحریک کے ساتھ اسی طرح ہمیشہ اشتراک عمل فرما کر بنی نوع انسان کی خدمت میں شریک رہیں گے۔

ادارہ۔

ترک مسکراتی خبریں

بتاریخ ۷۔ آبان ۱۳۵۴ف دزیجہ بواہیر "سمتا جگدا دہار بھگت سماج کی جانب سے گنیش اچھو منائی گئی ۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے مسٹر مانک راؤ معتمد صدر انجمن ہذا نے کثیر مجمع کے سامنے میجک لینٹرن کے ذریعہ منشیات کے استعمال کی خرابیوں کو واضح کیا ۔ جناب نلکنٹ سوامی صاحب وکیل صدر جلسہ نے صدر انجمن کی کارگزاریوں کی تفصیل بتلایا ۔ اور فرمان مبارک کے واسطے سے عوام سے اپیل فرمائی کہ اس خصوص میں صدر انجمن سے تعاون عمل کریں اور جلد ملک کے پیشانی سے نشہ بازی کے کلنک کے ٹیکہ کو نکال دیں ۔ اس طرح جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا ۔ جلسہ میں حضرات و خواتین کی کثیر تعداد شریک تھی ۔

بتاریخ ۱۲۔ آبان ۱۳۵۴ف مدرسہ وسطانیہ آندھرا و دیالیہ میں جناب معتمد صاحب نے طلسمی فانوس کے ذریعہ تصاویر بتلاتے ہوئے مے نوشی اور ایسے ہی دیگر منشیات کے ہاتھوں لائی ہوئی تباہی کے دلخراش اور عبرت انگیز مرقعے پیش کیا جس سے طلبا کے دلوں پر گہرا اثر ہوا ۔

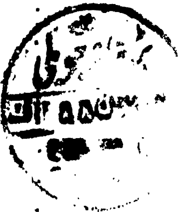
بتواریخ ۳، ۵، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۷ آبان ۱۳۵۴ف عبدالرحمن صاحب نے کمپونڈہائے سیندھی، شراب خانہ جات موقوعہ بیرون دروازہ دودھ باولی، عنبرپیٹھ بیرون لال دروازہ، گولی پورہ، پل قدیم، بیرون دروازہ دبیر پورہ میں ترک مسکرات کے خرابیوں کو پیش کیا اور اس کے استعمال سے جو برے نتائج مترتب ہو رہے ہیں اس کے مدنظر اس برائی سے پرہیز کرنے کیلئے التجا کیا ۔ اور بالخصوص علم دوست حضرات کو اس طرف متوجہ کیا ۔

بقیہ صلہ

بے حس اور سست کر دیتا ہے ۔ جب ایک آدمی تھکا ہوا ہوتا ہے تو وہ سگریٹ پینے سے فوراً آرام محسوس ہوا کرتا ہے ۔ وہ سمجھتا ہے کہ تمباکو فائدہ کی چیز ہے مگر واقعہ یہ نہیں ہوتا ۔ تمباکو اس کو آرام نہیں پہنچاتا ۔ بلکہ اعصاب اور دماغ کو بے حس بنا دیتا ۔ نتیجہ یہ ہے کہ تمباکو نوش تکلیف کو محسوس نہیں کر سکتا ۔ حالانکہ تکلیف کا سبب جسم میں موجود ہوتا ہے ۔

تمباکو پینے والوں کی ناک اور حلق میں ایک خراش اور جلن سی پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے اسے کھانسی آنے لگتی ہے ۔ تمباکو پینے سے زبان خراب ہو جاتی ہے ۔ اس لئے معمولی قسم کی غذاؤں میں اسے کوئی مزہ نہیں آتا ۔ اور لذت نہیں ملتی ۔ اس لئے تمباکو نوش بڑی لذیذ غذاؤں کے خواہشمند رہتے ہیں ۔ تمباکو پینے سے منہ اور حلق خشک ہو جاتا ہے ۔ اس سے ان کو بڑی پیاس محسوس ہوتی ہے جو پانی سے نہیں بجھ سکتی ۔ اس پیاس کو بجھانے والی صرف ایک ہی چیز ہوتی ہے ۔ لیکن کسی قسم کی شراب (الکحل) اس طرح سے اکثر یہ ہوتا ہے کہ تمباکو نوش الکحل استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔

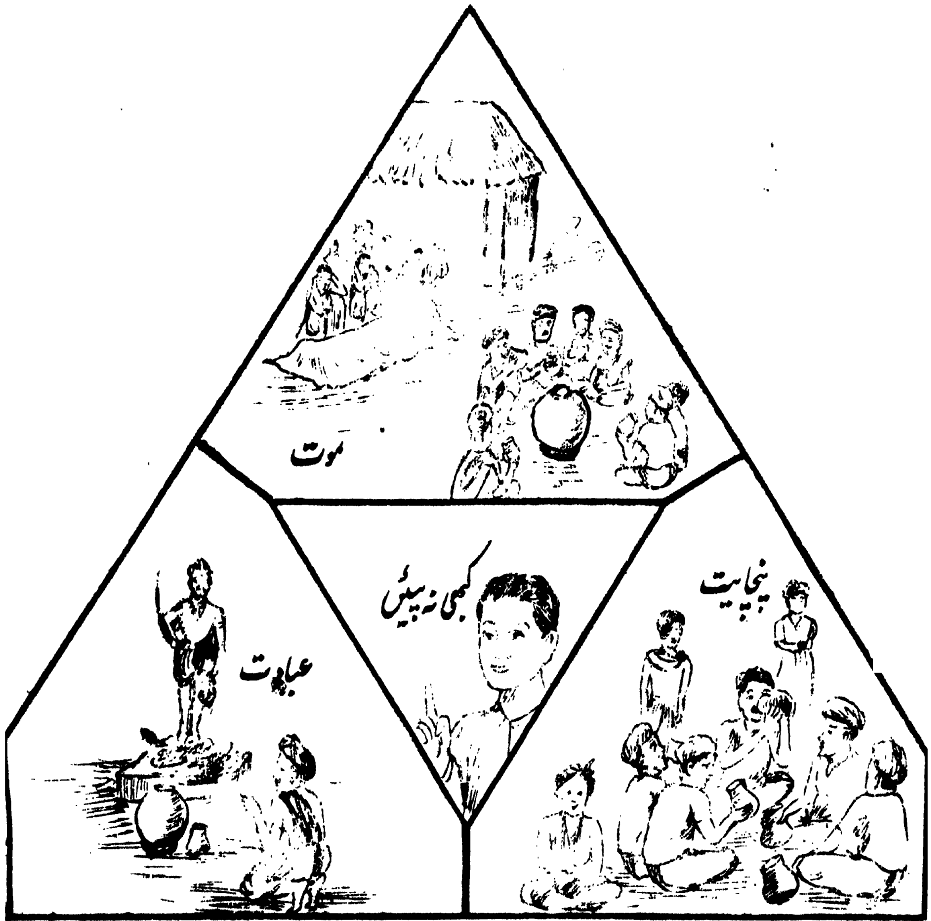
باقی





رسالہ ترک مسکرات

جلد (۹) ماہ تیر ۱۳۵۴ف نمبر (۸)



صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر

نائب صدر نشین

عالیجناب آنریبل دیوان بہادر ایس آراوا مدوا اینگار مدارالمہام طبابت وغیرہ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او، بی، ای	جناب سی ۔ سی ۔ پال صاحب او، بی، ای
ریورنڈ ایف ۔ سی ۔ سیاکٹ	جناب چیف جسٹس راجہ بہادر شیشوزمانتھ
جناب نواب یسین جنگ بہادر	جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ۹ نمبر ۸

ماہ نومبر ۱۳۵۴ف

سنہری باتیں

(۱) تندرستی کی حفاظت کیلئے اتنا صرفہ نہیں ہوتا جتنا کہ بیماری کو دفع کرنے کیلئے۔ اسلئے ہر فرد بشر کا فرض ہے کہ وہ نشہ سے باز آئے

(تندرستی اور شہری)

۲ "شہریت" ہر شہری پر اس امر کی ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ ایسے سماجی برائیوں کے دور کرنے میں مدد کرے جو کہ سیرت کی پاکیزگی کو ہمارے ملک کی بہت سے شہریوں سے چھین لیتی ہیں

(ی جے ے)

اشتہار

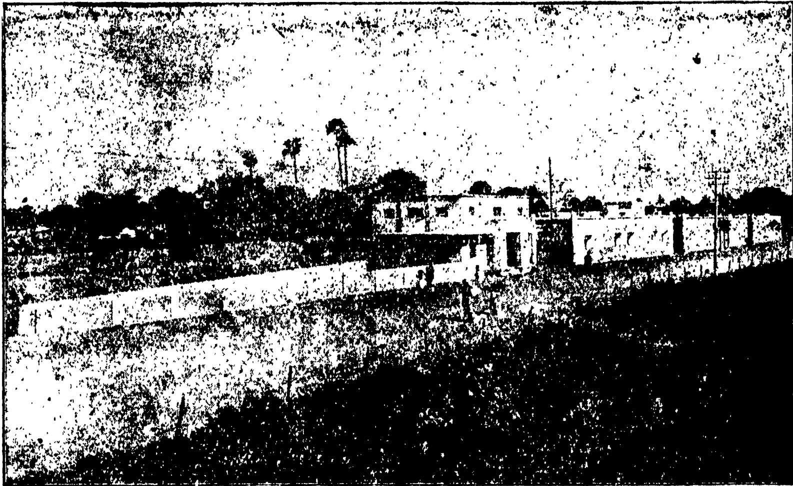
راجہ دھرم کرن ٹمپرنس ہال واقع محلہ گولی پورہ

راجہ دھرم کرن ٹمپرنس ہال کے نام سے جو عمارت اس محلہ میں تعمیر کی جارہی ہے وہ راجہ صاحب کی ملکی ہمدردی و فیاضانہ امداد کا ایک نمونہ ہے۔ اس عمارت میں اس قسم کی کتابیں جمع کی جاویں گی جن کا تعلق زیادہ تر درستی اخلاق سے ہوگا۔ اس عمارت کے احاطہ میں نوجوان لڑکوں و بچوں کی ورزش و کھیل کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ محلہ کے ان لوگوں کو جن کو تمام دن کی محنت و مشقت کے بعد کوئی فرحت کا مقام نہ ہونے کی وجہ سے سیندھی خانہ و شراب خانہ اپنی جانب کھینچتا ہے۔ یہ عمارت بہتر دل بستگی کا سامان مہیا کر کے اپنی جانب کھینچے گی۔ یہ عمارت وقت بے وقت اہل محلہ کے ایسے جلسوں اور تقریبات کے لئے کام آسکتی ہے جن کا انتظام آسانی سے وہ کسی خانگی مکان میں نہیں کرسکتے۔ بالآخر یہ عمارت مختلف طریقوں سے اہل محلہ اور ان کے لڑکوں کی درستی اخلاق کا ذریعہ بنائی جاسکتی ہے ہماری یہ عین خواہش ہے کہ اس ادارہ کا انتظام اسی محلہ کے سربرآوردہ و ہمدرد لوگوں کے ہاتھ میں رہے۔ البتہ اس پر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کی عام نگرانی اسی طرح رہے گی جیسے اس وقت اسی قسم کی دو دیگر عمارتوں پر ہے جو حیدرآباد میں خوبی سے اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ یہ امر واضح رہے کہ یہ انجمن ترک مسکرات اعلیحضرت بندگان عالی مدظلہ العالی کی ذات ستودہ صفات کا صرف ایک کرشمہ ہے۔ جس کے سپرد ترک مسکرات کا کام کیا گیا ہے۔ یہ انجمن عوام و مخصوص اسی محلہ کے اصحاب سے استدعا کرتی ہے کہ اس عمارت کا فرنیچر اور اوس سامان کے مہیا کرنے کو جو لڑکوں کے کھیل کے لئے ضروری ہے۔ جس رقم کی اس

وقت ضرورت ہے۔ اوس میں دامے درمے مدد دیویں۔ پائی پائی کا حساب رکھا جاتا ہے۔ جس کی تنقیح وقتاً فوقتاً سرکار عالی کی جانب سے ہوتی ہے۔ ہر رقم جو دیجائے اوس کی باضابطہ رسید حاصل کرنا چاہیئے۔ اس ادارہ کی مدد کے لئے چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی شکریہ سے قبول کی جاوے گی۔

مرزا یار جنگ

میر مجلس صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن



یہ تصویر ہمارے پہلے ٹمپرنس ہال کی ہے جو نوآبادی ترک مسکرات دبیرپورہ (بلدہ حیدرآباد دکن) میں واقع ہے اور جسکی تعمیر عالی جناب رائے صاحب منتظم بہادر جمنا لال رام لال قیمتی کے گراں بہا عطیہ سے ہوئی ہے۔

شہری اور اوسکی تندرستی

(مترجمہ مولوی محمد عبدالشکور صاحب (عثمانیہ))

ہم تمام اندھے ہیں۔
اگرچہ کہ ہم دیکھتے ہیں۔
انسانی منصوبوں میں . . . .
کوئی چیز قیمتی یا . . . . . سودمند نہیں اگر اوس سے انسان اشرف المخلوقات کے بلند مرتبہ کو نہ پہچان سکے۔
کیوں ان شہروں کو مہتم بالشان بنایا جاتا ہے اور آراستہ کیا جاتا ہے۔
جبکہ انسان اپنی زندگی کے اصول اور مقاصد سے گمراہ رہکر بے ترتیبی اور بے قاعدگی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ اپنی بھلائی برائی کی تمیز نہیں رکھتا۔
ہم جو شہروں کو خوبصورت بناتے ہیں وہ فضول ہے۔ بیکار ہے جب تک کہ معمار (یعنی شہروں کو آراستہ کرنے والے شہری) خود اپنی زندگی میں ایک باقاعدگی اور ترتیب نہ پیدا کرلیں۔

(داڈون مارکھا)

صحت قوم کے لئے بڑی دولت ہے۔ بیماری اوس کی سب سے بڑی دشمن . . . .
آج جو شخص صحت مند اور تندرست پیدا ہوتا ہے اوس کو اپنے باپ دادا اؤں سے زیادہ مواقع اپنی صحت کو تندرست رکھنے کے ہیں لیکن اس پر بھی بے ترتیبی یا بے احتیاطی کی بدولت بہت سے لوگ بیمار پڑجاتے ہیں۔ تندرستی کی حفاظت کیلئے اوتنے مصارف کی ضرورت نہیں ہوتی جتنی کہ بیماری کے لئے ــــ
اگر متعلقہ شخص اپنی صحت کی قدر نہ کرے تو اوس کا اثر ساری قوم پر پڑتا ہے۔

قومی تندرستی کے بیمہ ایکٹ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۱۲ء کی رو سے تندرستی کی تباہی اور بیماری کی روک تھام کے لئے بیمہ لازمی قرار دیا گیا۔ اور چند مستثنیات کے ساتھ تمام ملازم پیشہ طبقہ جن کی عمریں ۱۶ اور ۶۵ کی ہیں اور جن کی تنخواہ ۲۵۰ پونڈ سالانہ سے متجاوز نہیں ہوتی ہیں ان کے بارے میں صدر طبی افسر صحت عامہ نے سالانہ رپورٹ ۱۹۳۰ء میں اسکا اعادہ کیا کہ " ان اعداد کے موجود گی میں (بیمہ شدہ عوام کی غیر صحت مندی کے تعلق سے) ہم اس بارے میں خصوصیات معلوم کرنے میں ناکام نہیں ہوئے۔ نہ صرف غیر صحت مندی اور تندرستی کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ قوم پر مصیبت نازل ہوئی ہے بلکہ انسان کے کردار سیرت اور عظمت پر بھی دھبہ لگ جاتا ہے۔

شہری کا فرض ہے کہ وہ قوم کی حفاظت کرے۔ اون کو تندرستی کے آئین اور اصول کو نہایت ایماندارانہ طریقہ پہ بہت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ عملی جامہ پہنانا چاہیئے۔۔۔۔۔ ہمارے باپ دادا نے یہ کہا ہے کہ " حفاظت علاج سے پہلے مقدم ہے " تاہم آج کل ہم عظیم الشان دواخانہ غیر ضروری امراض کے علاج معالجہ کے لئے بناتے ہیں۔

کسی شاعر نے خوب کہا ہے

" ان مندروں کو کیوں اس قدر شاندار اور خوبصورت بناتے ہیں جبکہ خود انسان اپنی زندگی بے ترتیبی اور گمراہی سے بسر کرنا چاہتا ہے۔

جب کہ تندرستی اور صحت مندی کے لئے جسم کو الکحل کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں پر کہ یہ ہمیشہ ممکنات سے ہے کہ مختلف خرابیاں اور بیماریاں مے نوشی سے نتیجتہً پیدا ہوتے ہیں۔

امریکہ کے پریزیڈنٹ لاول اف ہار وارڈ نے شائستگی کی ترقی کو اس طرح پیش کیا کہ ۱۶۰۰ء میں فاتح قوم کا اہم خیال تھا کہ مفتوح کے مذہب کو تبدیل کر دیا جائے ۱۷۰۰ء میں اون کے قوانین کو بدل دیا جائے اور ۱۸۰۰ء میں ان کی تجارت کو تبدیل کر دیا

جا سکے اور ۱۹۰۰ء میں اون کے مصارف کو کم کردیا جائے۔ چارسو سال فاتح جہاز کا ملاح پہلے پادری تھا۔ اس کے بعد جنیل۔ بعد ازان سوداگر اور بالآخر ڈاکٹر۔ اگر شائستگی نے اس قدر ترقی کر لی ہے تو ہم امید کر سکتے ہیں کہ بیسویں صدی میں مندر کے بنانے اور آراستہ کرنے والوں کی ترقی اور شائستگی شاعر کے خواب سے بھی بڑھ کر درخشاں ہوگی۔

دوسرے امریکن ڈاکٹر ھاگارڈ (Dr. Hagaurd) نے لکھا ہے کہ " دورجدید کی شائستگی جدید طبی سائنس کی بنیادوں پر قائم ہے اور اس کو جدید طبی (سائنٹفک) اصول سے کامیاب بنایا گیا ہے۔

آج بہ نسبت اون کے باپ داداؤں کے شہریوں کی بیشتر تعداد زیادہ تندرستی اور صحت مندی کی زندگی بسر کر سکتی ہے جدید طبی اصول کی وجہ سے زیادہ فوائد اور سہولتیں فراہم ہیں لیکن بہت سے اس اصول کی پابندی کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ بہ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اس قدر صحت مند و تندرست رہے جس قدر کہ وہ تندرست رہ سکتا ہے اپنے ملک کی مدد کے لئے۔ ملک کی خدمت کے راستہ میں سد راہ نہ بننے کیلئے باوجود اس کے کہ علم طب کی ترقیوں نے تندرستی اور صحت کے لئے متعدد سہولتیں فراہم کردی ہیں لیکن اب بھی بعض ایسے شہری ہیں اور بعض ایسے شہری بھی آیندہ ہونگے جو کہ زندگی کی حقیقت اور مسرتوں سے ناآشنا ہیں اور ناآشنا رہیں گے۔ مثال کے طور پر مے خوار والدین کے بچوں کو لیجئے وہ بچے بیماریوں اور آفات کے شکار رہتے ہیں اس لئے کہ اون کے والدین اپنی دولت مے نوشی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا چکے ہیں اور اپنے بچے اور بیوی اور دوسرے متعلقین ــــ تمام کے غذا اور کپڑے کیلئے کچھ نہیں رکھ چھوڑے یہ سب کس لئے ــــ

" تندرستی کی بربادی اور بیماری کے باعث زندگی کے راستہ میں پیچھے رہ گئے اپنے والدین کی غلطی یا بے ترتیبی اور کم عقلی کی بنا پر نونہالوں کی شکایت شنوائی کے قابل نہ ہوگی اگر وہ خود ملک کے لئے وبال ہو جائیں "

"اسی بارہ میں اس کا یہ اندازہ لگایا گیا کہ
"ملک کے دواخانہ میں تیس ہزار بیماروں کے پلنگ میں سے
دس ہزار زائد لوگ نشہ بازی کی بنا پر ہر سال دواخانہ
میں رجوع ہوتے ہیں"
(کرنل ین. جے بانڈ. سی. یم. جی. الیف. آر. سی ایس)

ایک بیر کا گلاس ایک ہفتہ سے کم مدت میں جس کی قیمت
چھ پنس ہوتی ہے . . . . متوسط پینے والوں میں سے
لندن میں تمام رضاکارانہ ابستروں کی قیمت ادا کرینگے جو کہ
. . . . . . ۳۰۳ پونڈ سے زیادہ ہوگی. یہ کہا گیا ہے کہ
. . . . . اتہرار میں رضاکارانہ دواخانوں (لندن کو ملا کر)
کی شدید ضرورت ہے۔ . . . . ۵۰۰ سے کم دواخانے
ضرورت پوری کرینگے اگر نشہ بازی کے بیمار رک جائیں۔

بہ ہمیشہ جدید طبی سائنس سے ممکن نہیں ہے کہ اوس نقصان کی پابجائی کرائے جو کہ پینے کی بدولت پینے والے یا اوس کے خاندان کی صحت پر مضر اثر مترتب ہوتا ہے۔
"بعض زندگیاں جس کی اصلاح یا درستی ہوسکتی ہے اور بعض مثل کاسہ کے برتن کے اگر شکستہ ہوجائیں تو پھر جڑ نہیں سکتے" "ہنری ربسن"

آج کل اکثر شہری ایسے بھی ہیں جو کہ بیماریوں کی بنا پر زندگی میں پیچھے ہیں اگرچہ کہ یہ اون کی غلطی نہیں ہے۔ شائستگی کی ترقی کے باعث ایسے بدقسمت لوگ آیندہ زمانہ میں بہت کم ہونگے۔ اون میں سے بہت سے باوجود رکاوٹوں کے سود مند شہری ہیں۔ اور اپنی خدمات اپنے ساتھی ہم وطن کے سپرد کردیتے ہیں۔ وہ بھی مدد کرتے ہیں۔ سماجی برائیوں کی ارتفاع کے لئے جو کہ محض اون کی بداطواریوں یا بے ترتیب زندگی کی بنا پر برپا ہوئے۔ اور سچ پوچھو تو دوسروں کی بہت زیادہ غیر صحت مندی کے باعث ہیں۔ وہ صحت مندی کے خواہش مند ہوتے ہیں اور یہ حقیقت میں صحیح ہے کہ نامور شہری تندرست رہتے ہیں۔ تاہم جیسا کہ ڈکنسن نے کہا "کوئی بھی دنیا میں غیر مفید یا بیکار نہیں ہے جو کہ دوسروں کے ذمہ داریاں اپنے سر لیتا ہے"

میرا فرض عظیم ہمیشہ یہی رہے گا کہ میں اپنی تندرستی کو برقرار رکھوں اپنا مفوضہ کام عمدگی سے انجام دوں اور اس طرح زندگی بسر کروں میرا نصب العین صرف یہی رہیگا ۔ میں مصمم ارادہ کروں گا کہ کبھی پیٹ کر (زمانہ گزشتہ کو) نہ دیکھوں ۔ کمزور ہوکر ٹھہرا نہ رہوں بلکہ ہمت و ارادہ کی تقویت سے آگے قدم بڑھاؤں ۔ ہمیشہ روشنی کی تلاش و جستجو میں رہونگا ۔ حق تلفی ۔ فاقہ کشی ۔ نکبت کی وجہہ سے پیچھے نہ رہونگا ۔ جو کچھہ بھی طاقت جسم میں رہے اوس کی مدد سے آگے بڑھوں گا تاکہ زندگی ماقبل کی تلافی ہوجاوے ۔"

جوزف لیوسی ایک ایسا شخص تھا جو خرابی تندرستی کے باعث اپنے سن جوانی میں بہت بیمار ہوگیا تھا ۔ جبکہ وہ بچہ تھا اوس کے دونوں ماں باپ دق کی بیماری میں مبتلا ہوکر مرگئے اور لیوسی خود اپنی عمر کے بیسویں بہاریں بھی نہ دیکھنے پایا تھا کہ جوڑوں کے درد میں مبتلا ہوگیا تھا ۔ لیکن اس کے باوجود وہ تمدن اور شائستگی کے ایک ایسے ادارہ کا بانی مبانی ہوا کہ جو تندرستی کی ترقی میں روزافزوں آگے قدم بڑھاتے چلا جارہا ہے اوس ادارہ کا نام

"ادارہ انسداد مہ نوشی ہے"

دوستی ہر کہ گزید بکمن بہ بادہ خوار
از خیال کس خویشتن را دور دار

بچوں کی دُنیا

تمباکو

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ہندوستان میں نسبتاً سن رسیدہ افراد کے جوان آدمی ہی تمباکو پینے کے زیادہ عادی ہیں۔ اور ان کے دیکھا دیکھی چھوٹے بچے بھی اس خبیث لت کے شکار نظر آتے ہیں۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ تمباکو کے استعمال سے ہاضمہ درست ہوتا ہے۔ جسم میں بادی کا اثر نہیں ہوتا۔ ششش صاف ہوتے ہیں وغیرہ لیکن ان کو اس بات کا علم نہیں کہ تمباکو میں کس قسم کا زہر ہے۔ اور اوس کے نقصانات بمقابلہ اون فوائد کے جو اونہوں نے اپنے ذہن میں سمجھ رکھے ہیں کس قدر وسیع ہیں۔ سرکار نے مدارس میں بھی طلباء کو بیڑی۔ سگریٹ وغیرہ پینے کی سختی سے ممانعت کر دی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کی پرواہ نہیں کی جاتی بلکہ خود رانصیحت دیگراں رانصیحت کے مصداق اوستاد بچوں کو تمباکو کے استعمال سے ریما روکتے ہیں تو دوسری طرف عملاً خود بچوں سے منگوا منگوا کر تمباکو پیتے ہیں۔ اسلئے تمباکو کے نقصانات کو واضح کرنا ضروری ہے اس کی مضرتوں سے باز رہنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے۔ تمباکو پینے والے بخوبی جانتے ہیں کہ تمباکو کے استعمال سے دل گھبراتا ہے۔ طبیعت سست اور مضمحل ہو جاتی ہے جی متلاتا ہے۔ جو زہر کے اثر کی علامت ہے۔ اگر یہ زہر قوی ہو جائے تو جو چیز کھائی جائے متلی ہو ہو کر اوس کا بچنا محال ہو جاتا ہے۔ بعض وقت انسان بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اب غالباً آپ یہ سوال کریں گے

اگر تمباکو میں یہ زہر موجود ہے تو کیوں آدمی ہلاک نہیں ہوتے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ تمباکو میں زہر ہوتا ہے وہ فوراً انسان کو ہلاک نہیں کرتا بلکہ رفتہ رفتہ انسان کے اعضاء کو مضمحل اور لاغر کر دیتا ہے۔ نتیجۂ سوچ سمجھ۔ تفکر اور عمل کی قوت میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ تمباکو کا اثر موروثی ہوتا ہے۔ انسان جتنی بری عادتوں میں یا برے ماحول میں پروان چڑھتا ہے اون کے برے اثرات سے کئی حصہ برا اثر تمباکو کے استعمال کی بنا پر ہوتا ہے۔ ایک طاقتور انسان اگر عمر بھر تک تمباکو پیتا رہتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس سے کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا تو وہ بہت بڑی غلطی کرتا ہے۔ اس لئے کہ اوس کی اولاد کمزوری کے برے اثرات اپنے باپ سے ورثہ میں پاتی ہے۔ اور کمزور انسان بہت جلد متعدد بیماریوں کا شکار بن کر رہ جاتا ہے۔ اور قبل از وقت ضعیفی طاری ہو جاتی ہے بڑے بڑے حکماء اور عقلمندوں کے مشاہدات اور تجربے ہیں کہ تمباکو نوشی سے رگ پٹھے سن ہو جاتے ہیں جس سے مصنوعی راحت معلوم ہوتی ہے۔ تکان کا احساس جاتا رہتا ہے۔ دل کی حرکت بالکل دھیمی ہو جاتی ہے۔ اور جسم کے مختلف قوا کی جملہ حرکات میں رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ جس آدمی کے دل پر تمباکو نوشی کا اثر سرایت کر جاتا ہے اوس کی سانس زیادہ حرکت کرنے لگتی ہے۔ اور اوس کو دھڑکے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈوڑ کے مقابلہ سے ایسے افراد کو روک دیا جاتا ہے جو تمباکو کے گرویدہ رہتے ہیں۔

نیو یارک (امریکہ کا بڑا شہر ہے) کے ایک ڈاکٹر خصوصی امراض دل نے ثابت کیا ہے کہ ایک سگریٹ پینے سے نصف گھنٹہ میں خون اتنا اوپر چڑھ جاتا ہے کہ (۲۰) درجہ کے مساوی ہوتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہو الذر جب ایک شخص دو تین سگار پی چکا تو اس کا خون (۲۰) منٹ میں (۲۵) درجہ چڑھ گیا پھر ایک گھنٹہ کے بعد خون اپنی اصلی حالت پر آ گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جو لوگ دن میں کئی مرتبہ تمباکو نوشی کرتے ہیں اون کا خون چڑھتا رہتا ہے۔ بازار میں جو تمباکو ملتا ہے اوس کے نصف سیر تمباکو میں (۲۵۰) گرین تمباکو

کا زہر جس کو نکوٹین کہتے ہیں موجود ہے۔ اگر اس کے ایک گرین کا $\frac{1}{2}$ حصہ کسی کو کھلا دو تو زہر کے علامات ظاہر ہو جائیں گے۔ اگر تمباکو کے زہر کا ایک قطرہ کتے کو دے دو تو وہ فوراً ہلاک ہو جائیگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ تمباکو کا زہر مہلک ہے۔ تمباکو کا استعمال کرنے والے حضرات سے استدعا ہے کہ براہ کرم وہ اس بری بلا سے پرہیز فرمائیں تاکہ اون کی زندگی خوشگوار ہو اور اون کے متعلقین سکھ چین صلح و آشتی کی زندگی بسر کرسکیں اور اون کے بچے علوم و فنون کے زیور سے آراستہ ہوں۔

از جناب محمد عبدالحمید صاحب شاد
متعلم منشی فاضل و معتمد انجمن ترک مسکرات طلبا قصبۂ مرلی گرتہ ضلع محبوب نگر

ہمارے کسان ــــــ مزدور

رات دن سخت محنت کرتے ہیں پھر بھی
پیٹ بھر روٹی ــــ تن بھر کپڑا میسر نہیں آتا۔
کیونکر میسر آئے؟
جبکہ اہل ملک (۲۳۴) کروڑ روپیہ
سالانہ نشہ کی نذر کرتے ہیں۔

عالم ترک مسکرات

بلدہ ومضافات

تحریک ترک مسکرات

بسلسلہ سری رام نومی محلہ گلہ گوڑہ حیدرآباد میں گنجا ننا راما نجیہ بھکتا سماج کی دعوت پر صدر و انجمن ترک مسکرات کی جانب سے مسٹر راگھوینندر راؤ ناشر صدر انجمن ترک مسکرات روانہ کئے گئے جنہوں نے تحریک ترک مسکرات پر موثر تقریر کرتے ہوئے ہری داس نامی مشہور عبرت انگیز کہانی کا فانوسی مظاہرہ کیا اور حاضرین میں ادب ترک مسکرات تقسیم کیا۔ منشیات کے نقصانات سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے پر زور اپیل کی کہ منشیات کے استعمال سے پرہیز کرتے ہوئے امن و امان کی زندگی بسر کریں اور ملک و مالک کی خدمت انجام دیں۔

اضلاع ودیہات

رنگ میں بھنگ۔

مزرعہ تحجان گوڑم دہوبی پیٹھ (منگال) ضلع اطراف بلدہ میں واقع ہے۔ یہاں پر

بتاریخ یکم تیر ۱۳۵۴ف بروز یکشنبہ ایک مکان میں شادی کی تقریب تھی۔ اوسی روز شام کے پانچ بجے دوکان سیندھی کے متصل لسلسلہ شادی محفل رچی تھی۔ ایک شخص خوب پی کر نشئے میں چور جھومتے جھامتے بارود سے بار کئے ہوئے بندوق کو لیکر آیا۔ اور اسی حالت میں بندوق چلادیا۔ جس کی وجہ سے ایک لڑکی کا انتقال ہوگیا اور دو مجروح ہوئے۔

ہفتہ گاؤں سدھار:-

مختلف دیہات میں اشاعت۔

موضع گرڈور تعلقہ جنگاؤں میں ماہ امرداد کے آخری ہفتہ میں "ہفتہ گاؤں سدھار" منایا گیا۔ اس ہفتہ کے چھٹے روز صبح صادق کی عبادت کے بعد ۸ بجے قومی خدمت گار موضع نشاپلی میں داخل ہوئے حسب نظام العمل تحریک ترک مسکرات کی تبلیغ و اشاعت کی گئی۔ جس کا گاؤں کی رعایا پر اچھا اثر مترتب ہوا۔ اس مخصوص ہفتہ کے آخری دن موضع تمڑپلی میں دیگر ضروری تبلیغ کے بعد جناب کنگیا شاستری صاحب تحریک ترک مسکرات پر موثر تقریر کی۔ حاضرین پر اس کا اچھا اثر ہوا۔

نشہ کا انجام ـــــ قتل!

موضع جل کنٹی موقع شنکرپلی سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ۲۱ تیر ۱۳۵۴ف بروز یکشنبہ موضع اسمٰعیل خاں پیٹھ کا ایک باشندہ اپنی عزیزوں سے ملنے کے خاطر آیا۔ شام کے وقت خوب گانجہ پیا اور اپنے بچہ کو لیجا کر باؤلی میں ڈالدیا۔ چنانچہ بچہ مرگیا۔ اس واقعہ کے بعد وہ شخص فرار ہورہا تھا کہ موقعہ کے لوگ گرفتار کرکے پولیس کے حوالہ کردئے ہیں۔

رسالہ ترک مسکرات

ماہانامہ

اردو، تلنگی، مرہٹی اور کنڑی زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے

ترک مسکرات سے متعلق مضامین، افسانے، نظمیں اور مقامی خبریں

شائع کی جاتی ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ

تفصیلات کے لئے

جناب معتمد صاحب صدر انجمن ترک مسکرات سے مراسلت فرمائے

منتخب کلام کا مجموعہ

بزبان اردو ۲/

بزبان تلنگی ۴/

دفتر صدر انجمن ترک مسکرات

سے

حاصل فرمائے

از دفتر صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

(سند حوالگی تنخواہ حاصل کی گئی) رجسٹرڈ آصفیہ ۱۵۱

بخدمت شریف عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر

دیوان دیوڑھی ۔ حیدرآباد